

## 49610- نظری شروع رکھا اور پھر کھانے کی دعوت پر کھانا کھایا

سوال

اگر کسی شخص نے نظری روزہ کی نیت کی اور کسی رشتہ دار کی زیارت کے لیے جانے پر اسے کھانے کی دعوت ملی اور اس نے کھانا کھایا تو کیا وہ گنگار ہے یا وہ اس دن کی قضاۓ میں روزہ رکھے کیونکہ اس نے روزے کی نیت کر رکھی تھی؟

پسندیدہ جواب

جب مسلمان نے روزے کی نیت کی اور روزہ شروع بھی کریا پھر وہ روزہ نہ رکھنا چاہے تو اسے روزہ کھولنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ نظری روزہ پورا کرنا واجب نہیں، لیکن اگر کوئی عذر پیش نہ آئے تو نظری روزہ مکمل کرنا محتب ہے، اور اگر روزہ کھولنے کا کوئی عذر یا اس میں مصلحت ہو تو اس وقت روزہ کھولنے میں کوئی حرج نہیں.

اس کی دلیل میں کئی ایک احادیث وارد ہیں:

1- امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

"ایک دن میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کہنے لگے: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ تو ہم نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں روزے سے ہوں، اور ایک دوسرے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ سہ تھنہ میں ملا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے مجھے دکھاؤ میں نے توجیح روزہ رکھا تھا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1154).

جس سہ کھانے کی کی ایک معروف قسم ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس حدیث میں امام شافعی اور ان کے موافقین کے مذہب کی دلیل کی واضح تصریح موجود ہے کہ نظری روزے کو توڑنا اور دن کے دوران کھانا اور روزہ باطل کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ نظری روزہ ہے، اور اسے شروع کرنے میں انسان کو اختیار ہے، اور اسی طرح اسے رکھنے میں.

اس کے قائلین میں صحابہ کرام کی ایک جماعت، اور امام احمد اور اسحاق اور دوسرے شامل ہیں، لیکن یہ سب اور ان کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ اس روزے کو پورا کرنے کے استجواب پر متفق ہیں۔

اور ابوحنین اور مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اس کے لیے روزہ توڑنا جائز نہیں، اور وہ ایسا کرنے سے گنگار ہو گا حسن بصری اور مکحول اور نفعی رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا ہے، اور انہوں نے بغیر کسی عذر کے نظری روزہ توڑنے والے پر قضاۓ واجب کی ہے۔

ابن عبد البر کہتے ہیں : ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ عذر کی بنا پر نفلی روزہ کھولنے والے پر قضاۓ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ اح

2- امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ام حانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے ان کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پافی طلب کیا اور اسے نوش فرمایا پھر وہ انہیں واپس دے دیا تو ام حانی نے پی یا اور کہتے گلی : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو روزے سے تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امیر ہے، اگرچا ہے تو وہ روزہ رکھ لے اور اگرچا ہے تو روزہ کھول لے"

مسند احمد حدیث نمبر (26353) علامہ ابانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3854) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث کے بعد تجھش الاحزوی میں کہا گیا ہے :

اس باب کی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نفلی روزہ رکھنے والے شخص کے لیے روزہ کھونا جائز ہے، خاص کر جب وہ کسی مسلمان کی طرف سے کھانے پر مدعا ہو۔ اح

3- امام بنیحقی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ :

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا میار کیا جب کھانا لگا گیا تو ایک شخص کہتا گا : میں تو روزے سے ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تیرے بھائی نے تیری دعوت کی اور تیرے لیے تکلف کیا ہے، روزہ کھول لو اور اگرچا ہو تو بعد میں اس کی جگہ روزہ رکھ لینا"

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔ اح

واللہ اعلم۔